بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب کی پسند و ناپسند

ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

محترم سامعین:

اللہ رب العزت کی ایک صفت خوش ہونا اور ناراض ہونا بھی ہے،اس کی شان یہ ہے کہ وہ اچھے کاموں سے خوش ہوتاہےاور برے برے حرکات وسکنات اور گناہوں سے ناراض ہوتاہے،اب جو مسلمان بھی اچھے اچھے خیر و بھلائی والے کاموں کو انجام دے گا وہ رب کی رضاوخوشنودی کو حاصل کرکے دنیاوآخرت میں سرخرو ہوگااور جوانسان بھی گناہوں اور برے برے کاموں کو انجام دے گا تووہ رب کی ناراضگی کا شکار ہوکر دنیاوآخرت میں ذلیل ورسوا ہوگاتوآپ کو اسی دنیوی واخروی ذلت ورسوائی سے بچانے اور دنیاوآخرت میں رب کی رضاوخوشنودی حاصل کرانے کے لئےآج کے خطبۂ جمعہ کے لئے جس موضوع کاہم نے انتخاب کیاہےوہ ہے”رب کی پسند و ناپسند“اورآج کے خطبۂ جمعہ کے اندر میں آپ کو کچھ ایسے اعمال بتاؤں گاجن کواختیار کرنارب العزت کو بہت پسند ہےاور ساتھ میں کچھ ایسے اعمال بھی بتاؤں گاجس کوانجام دینارب کو بالکل بھی پسند نہیں ہے،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو!آج کا یہ خطبۂ جمعہ آپ اول تاآخر پوری دلجمعی کے ساتھ بغور سنیں اور اپنے دل میں اتارکریہاں سے اٹھیں،کوشش یہ کریں کہ ہمیشہ ہراس عمل کواپنائیں جس کورب پسند کرتاہےاور اپنے آپ کوہراس عمل وحرکت سے دوررکھیں جورب کو بالکل بھی پسند نہیں ہے،آیئے سب سے پہلے ہم اللہ رب العزت

سے یہ دعا کر لیتے ہیں کہ اے اللہ ! تو ہم سب کو ہمیشہ ان عملوں کو بجالانے کی توفیق عطافرما جس سے تو راضی ہوتا ہے۔آمین اور اے بارالہ ! تو ہم سب کو ہراس عمل وحرکت سے دور رکھ جس سے تو ناراض ہوتا ہے۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

1۔رب کو شکر گزاری پسند اور ناشکری ناپسند ہے:

محترم سامعین: جن کاموں کو اللہ پسند کرتا ہے اس میں سے ایک قیمتی عمل شکر گزاری ہے اور جس کام کو رب العزت ناپسند کرتا ہے وہ اس کی ضد یعنی کہ ناشکری ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے اندر رب العزت نے جگہ جگہ پر ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم اللہ کا شکر بجالاتے رہیں اور ناشکری سے بچیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ " اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گااور میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔(البقرۃ: 152) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ "اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔(البقرۃ: 172) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ "جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔(النحل: 114) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ "اسی اللہ نے تو تمہارے لئے اپنے فضل وکرم سے دن رات مقرر کردئے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو، یہ اس لئے کہ تم شکرادا کرو۔(القصص: 73) سنا آپ نے کہ رب العزت نے اپنے کلام پاک کے اندر جگہ جگہ پر اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ کا شکر بجالاتے رہیں مگر افسوس صد افسوس دیکھا یہ جاتا ہے کہ اکثر لوگ اللہ کی ناشکری کرتے رہتے ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ "بے شک اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔(البقرۃ: 243) اور اس بات کا ذکر رب العزت نے اپنے کلام پاک کے اندر کئی جگہ پر کیا ہے کہ اس کائنات میں اکثر لوگ ناشکرے ہیں، آپ قرآن مجید کھولئے سورۃ بقرہ کے اندر، سورہ یوسف کے اندر سورہ غافر وغیرہ کے اندر آپ کو یہ الفاظ ملیں گے کہ " وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ "اکثر لوگ ناشکرے ہیں، کہیں آپ کو یہ الفاظ نظر آئیں گے کہ " قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ "تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو، قرآن مجید کے اندر رب العزت نے تو یہاں تک اعلان کردیا ہے کہ اللہ رب العزت نے لوگوں کے اوپر بے شمار احسانات کئے، لوگوں کے لئے کائنات بنائی، لوگوں کے لئے رات ودن اور سورج وچاند کو بنایا، لوگوں کو اللہ رب العزت نے آنکھ وکان اور دل جیسی قیمتی نعمتوں سے نوازا مگر یہ انسان ان نعمتوں پر یا تو اللہ کا

شکر ہی ادا نہیں کرتا ہے یا پھر بہت ہی کم شکر بجالاتا ہے جیسا کہ قرآن گواہی دے رہا ہے، فرمان باری تعالی ہے" وَقَلِيلٌ مِنْ عِبادِيَ الشَّكُورُ "میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔ (سبا: 13) یقیناً اس کائنات میں اکثر لوگ اچھا سے اچھا کھاتے وپیتے اور پہنتے ہیں مگر اللہ کی ناشکری کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت گلے وشکوے کرتے نظر آتے رہتے ہیں تو جو لوگ بھی ناشکری کرتے ہیں ایسے لوگ یہ سن لیں اور جان لیں کہ ناشکری رب العزت کو بالکل بھی پسند نہیں ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ "اگر تم ناشکری کرو تو (یادرکھو کہ) اللہ تم سب سے بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔ (الزمر: 7) سنا آپ نے کہ اللہ رب العزت کو شکر پسند اور ناشکری ناپسند ہے یہی وجہ ہے کہ شکر گزاری سے اللہ رب العزت خوب نوازتا ہے اور ناشکری سے عذاب سے دوچار کرتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ "اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کردیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ (ابراہیم: 7) اور ایسا ہوچکا ہے کہ رب العزت نے اسی ناشکری کی وجہ سے ہی ایک بستی والوں سے نعمتیں چھین لیں اور انہیں ڈر وخوف اور غریبی سے دوچار کردیا تھا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ "اللہ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی، اس کی روزی اس کے پاس بافراغت، ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔ پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو ان کے کرتوتوں کا بدلہ تھا۔ (النحل: 112) پتہ یہ چلا کہ جب لوگ ناشکری کرتے ہیں تو اللہ رب العزت لوگوں کی زندگی سے امن وسلامتی کو چھین کر ڈر وخوف کے اندر مبتلا کردیتا ہے اور ان کی امیری وبادشاہی اور معیشت وزندگی کو تباہ وبرباد کرکے ان کو غریبی وفقیری میں مبتلا کردیتا ہے! اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اگر تمہیں اللہ کی نعمتیں خوب چاہئے اور اگر ان نعمتوں سے خوب لطف اندوز ہونا ہے تو ہمیشہ اللہ کا شکر بجالاتے رہو، اور یہ بات اچھی طرح سے یادرکھو کہ جب بھی کچھ کھاؤ اور پیو تو اللہ کا شکر بجالاؤ کیونکہ اس ادا کو اللہ رب العزت پسند فرماتا ہے اور ایسے انسان سے راضی وخوش بھی ہوجاتا ہے جو رب العزت کا شکر بجالاتا ہے جیسا کہ حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے فرمایا "إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا" بے شک اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی ہوجاتا ہے کہ اس کا بندہ جب کھانا کھائے یا پانی کا گھونٹ پیئے تو اس کا شکر ادا کرے۔ (مسلم: 2734، ترمذی: 1816)

میرے دوستو! جیسا کہ ابھی آپ نے یہ سنا کہ رب کو شکر پسند ہے اور ناشکری ناپسند ہے تو آیئے اسی سلسلے میں آپ کو ایک قیمتی بات بتادیتا ہوں کہ ہم اپنے اندر شکر کا مادہ اور شکر الٰہی کا جذبہ کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ اور ہم ناشکری سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتے ہیں؟ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ اللہ کا شکر گزار بندہ بن کر رہیں تو پھر ہم اپنی زندگی کے تمام دنیوی امور و معاملات کے اندر ہم ہمیشہ اپنے سے کمتر لوگوں کو دیکھیں! یعنی کہ اگر ہم کم کمارہے ہیں تو ان لوگوں کی طرف دیکھیں جو بے روزگار ہیں! اگر ہم مالدار ہیں تو ان لوگوں کی طرف دیکھیں جو غربت وافلاس کی چکی میں پس رہے ہیں! اگر ہم صحت مند ہیں تو ان لوگوں کی طرف دیکھیں جو دائمی مریض ہیں! اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو آپ یقین مانئے کہ ہم کبھی بھی اپنے زبان پر ناشکری کے الفاظ نہیں لائیں گے اور اسی بات کا حکم دیتے ہوئے سیدالکونین و محبوب خدا ﷺ نے دیا کہ " إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي المَالِ وَالخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ " جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے ایسے شخص کو یاد کرنی چاہئے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔(بخاری:6490) یقیناً جو انسان ایسے شخص کی طرف نظر دوڑائے گا جو مال ودولت اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہوگا تو وہ کئی طرح کی اخلاقی بیماریوں میں ملوث ہو جائے گا، مثلاً وہ حسد وجلن، بغض وعداوت یا پھر حرص وطمع کا شکار ہوگا یا پھر اپنے زبان پر گلے وشکوے لائے گا اور پھر اپنے رب سے شاکی وبدگمان ہوگا اسی کے برعکس اگر کوئی انسان اپنے سے کمتر درجے والے انسان کو دیکھے گا تو ضرور اس کے دل میں شکر الٰہی کا جذبہ پیدا ہوگا اور ہر طرح کی اخلاقی بیماریوں سے محفوظ رہے گا اور اسی بات کا تذکرہ کرتے ہوئے حبیب کائنات و محبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ " انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ "اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یہ زیادہ لائق و مناسب ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے۔(مسلم:2963،ابن ماجہ:4142،ترمذی:2513) یاد رکھ لیجئے دنیاوی امور ومعاملات میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھنا ہے مگر دینی امور و معاملات میں ہمیشہ اپنے سے اوپر والے انسان کو دیکھنا ہے، سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ دنیاوی امور و معاملات میں تو اپنے سے اوپر والے لوگوں کو دیکھتے ہیں اور دینی امور ومعاملات میں اپنے سے کمتر لوگوں کو دیکھتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے وہ اپنی دین ودنیا دونوں خراب کر لیتے ہیں اور ساتھ میں اپنی زندگی کا ہر چین وسکون کو بھی جہنم بنا لیتے ہیں، اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اگر آپ اپنے رب کا شاکر بندہ وبندی بننا چاہتے ہیں، اگر آپ اپنی زندگی کا چین وسکون چاہتے ہیں اور اگر آپ اپنے آپ کو ہر طرح کی اخلاقی وروحانی بیماریوں سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیشہ اپنے سے کمتر لوگوں کی طرف دیکھا کریں، حضرت عون بن عبداللہؒ کیا خوب فرماتے ہیں کہ "میں نے اہل دولت کی محفل کو اپنائے رکھا (مگر مجھے سوائے ذہنی کوفت کے اور کچھ بھی دستیاب نہ ہوسکا) کیونکہ میں نے دیکھا کہ ان کی

سواریاں میری سواری سے عمدہ اور ان کے لباس میرے لباس سے شاہانہ ہیں،اس کے بعد میں نے فقیروں کی مجلس میں قدم رکھا تو وہاں جاکر مجھے (قلبی) استراحت میسر ہوئی "۔(شرح السنۃ:295/14 بحوالہ شرح صحیفہ ہمام بن منبہ:ص:35)

2۔رب کو اظہار نعمت پسند اور کتمان نعمت ناپسند ہے:

میرے بھائیو اور بہنو! جن چیزوں کو اللہ پسند کرتا ہے اس میں سے ایک پسندیدہ چیز یہ ہے بھی ہے کہ اگر اللہ نے نعمتوں سے نوازا ہے تو بندہ فخر وغرور اور دوسروں کو حقیر جانے بغیر اس کا اظہار کرے اور رب کے نزدیک ناپسندیدہ حرکت یہ ہے کہ انسان کو تو اللہ نعمتوں سے نوازے مگر وہ اس کو چھپاتا پھرے،سماج ومعاشرے میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگوں کے پاس اللہ کی نعمتیں وافر مقدار میں ہوتی ہیں مگر وہ ان نعمتوں سے نہ تو خود فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو فائدہ اٹھانے دیتا ہے،کچھ لوگوں کو دیکھا یہ جاتا ہے کہ ان پاس مال ودولت کی کمی نہیں ہوتی ہے مگر وہ اپنے اوپر غریبی ومحتاجگی مسلط کئے پھرتے رہتے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو جو لوگ بھی ایسی حرکت کرتے ہیں وہ یہ جان لیں کہ رب العزت کو یہ چیز بالکل بھی پسند نہیں ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ النِّعْمَةِ عَلَيْهِ "جب اللہ رب العزت اپنے بندوں کو نعمتوں سے نوازتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ بندے پر اس نعمت کا اثر دیکھے،" وَيَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ"اور اللہ رب العزت غربت وبدحالی،فقیری وتنگ دستی ظاہر کرنے کو ناپسند کرتا ہے،اور" وَيُبْغِضُ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ "اللہ رب العزت کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی انسان لوگوں سے چمٹ چمٹ کر سوال کرے اور" وَيُحِبُّ الْحَيِيَّ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ "اللہ رب العزت باحیا وپاکدامن اور پاکباز لوگوں کو بہت پسند کرتا ہے۔ (الصحیحۃ:1290،1320، بیہقی:5791، ترمذی:2819) میرے دوستو! سنا آپ نے کہ اللہ رب العزت کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار کرے،اگر اللہ نے نعمتوں سے نوازا ہے تو انسان اس کا اظہار کرے،اچھا کپڑا پہنے،اچھا کھائے اور عمدہ سے عمدہ سواری پر سوار ہو مگر انسان کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ نعمتوں کے اظہار میں کبر وغرور اور تکبر سے کام لے کیونکہ ان چیزوں سے اللہ رب العزت کو نفرت ہے،یعنی کہ اگر اللہ نے آپ کو مال ودولت سے نوازا ہے تو اچھا سے اچھا کھائیے اور پیجئے اور اچھا سے اچھا لباس پہنئے مگر کسی کو حقیر وذلیل نہ سمجھئے،اسی بات کا حکم دیتے ہوئے جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ مَخِيلَةٍ وَلَا سَرَفٍ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ "اسراف وفضول خرچی اور کبر وغرور اور اترائے بغیر خوب کھاؤ اور پیو اور ساتھ میں خوب صدقہ وخیرات بھی کرتے رہا کرو کیونکہ اللہ کو یہ بات پسند ہے بندے پر اس کی عطا کردہ نعمتوں کا اثر ہو۔(بیہقی:5786) پتہ یہ چلا کہ ہم رب کی نعمتوں کا اظہار تو کریں مگر نہ

توہم اترائیں اور نہ ہی کبر وغرور کو اپنائیں اور نہ ہی کسی کو حقیر وذلیل سمجھیں ورنہ عذاب الٰہی سے دوچار بھی ہو سکتے ہیں جیساکہ جناب محمد عربی ﷺ نے بنی اسرائیل کا یہ واقعہ سنایا کہ " بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ " ایک آدمی عمدہ لباس پہن کر گھمنڈ وغرور سے چور اتراتے ہوئے، بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اکڑاکڑ کر چل رہا تھا کہ رب العزت نے اسے زمین میں دھنسادیا،اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔(بخاری:5789، مسلم:2088،الصحیحۃ:1507)اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! بغیر کبر وغرور کے اللہ کی نعمتوں کا اظہار بھی کیا کرو کیونکہ یہ ادا رب کو پسند ہے اور اللہ کی نعمتوں کو چھپا کر لوگوں کے سامنے میں اپنے آپ کو فقیر ومسکین نہ ظاہر کیا کرو، ورنہ ہمیشہ کے لئے فقیر ومسکین بن جاؤگے کیونکہ یہ چیز رب کو بالکل بھی پسند نہیں ہے کہ کوئی اللہ کی تمام نعمتوں کو پاکرکے بھی لوگوں کے سامنے میں اپنے آپ کو غریب وفقیر ظاہر کرے، سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو چھپائے پھرتے ہیں،اپنے پاس سب کچھ مال ودولت، بینک وبیلنس وغیرہ رہنے کے باوجود بھی لوگوں کے سامنے میں اپنی غریبی کا رونا روتے ہوئے یہ کہتے رہتے ہیں کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے،توجولوگ بھی یہ حرکت کرتے ہیں وہ لوگ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ ایسا کرنا رب العزت کو بالکل بھی پسند نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں سے تو اللہ رب العزت کو نفرت ہے،جو ایک تو اللہ کی نعمتوں کو چھپاتے ہیں اور دوسری بری حرکت تو یہ کرتے رہتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے میں اپنے آپ کو غریب وفقیر ظاہر کرتے رہتے ہیں۔

3۔رب کو اچھے اخلاق پسند اور برے اخلاق ناپسند ہیں:

میرے دوستو! اسلام کی تمام خوبیوں میں سے ایک عظیم خوبی یہ ہے کہ مذہب اسلام لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتا ہے اور آپ ﷺ کی بعثت بھی اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے ہوئی تھی جیساکہ خود آپ ﷺ نے یہ کہا کہ " إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخلاقِ " بے شک کہ مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل لے لئے بھیجا گیا ہے۔(الادب المفرد:273،الصحیحۃ:45، صحیح الجامع للألبانیؒ:2349) مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ جس مذہب کی تعلیم ہی اخلاق حسنہ ہے آج اسی مذہب کے ماننے والے افراد ہی سب سے زیادہ برے اخلاق وکردار کے حامل ہیں، عیاری ومکاری، جھوٹ ودغابازی، مکروفریب، بغض وعداوت، کبر وغرور، حسد وجلن، ظلم وزیادتی،لڑائی وجھگڑے، فتنے وفساد، قتل وغارت گری غرض کہ کون سی ایسی خرابی وبداخلاقی ہے جو آج مسلمانوں کے اندر نہیں ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے،ایک دور ایسا تھا کہ لوگ مسلمانوں کے اخلاق وکردار کو دیکھ کر مسلمان بن جایا کرتے تھے اور آج ایک ایسا دور ہے کہ ہم مسلمانوں کے اخلاق وکردار کی وجہ سے اسلام کو مشق ستم بنایا جارہا ہے اور لوگ علی الاعلان یہ کہہ رہے ہیں جب مسلمان ایسے ہیں تو اسلام مذہب بھی ایسا ہی ہوگا۔نعوذ باللہ۔اس بارے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہے کہ آج ہمارے اخلاق وکردار ہی نے ہمارے

برادران وطن کے دلوں میں ہمارے خلاف بغض وعداوت کو ہوا دی ہے،آج یہ پیغام ونصیحت لے کر جائیں کہ اگر ہم اپنے برادران وطن کے دلوں سے اپنے خلاف بغض وعداوت کو ختم کرکے اپنے لئے ان کے دلوں میں محبت کی جوت جگانا چاہتے ہیں اورانہیں رام کرنا چاہتے ہیں تواس کاایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سب اپنے آپ کو بدلیں اوراپنے اپنے اخلاق وکردار کو اچھا بنائیں،قرآن ہمیں یہ تسلی دے رہاہے کہ اگر تم اچھے اخلاق وکردار کے حامل بنوگے تو تمہارے جانی دشمن بھی تمہارے دلی دوست بن جائیں گے، سنئے قرآن کا پیغام فرمان باری تعالی ہے" وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ "نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔برائی کو بھلائی سے دفع کرو، پھروہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہوجائے گا جیسے دلی دوست۔(حم السجدہ:34) ذرا غور کیجئے کہ اللہ کا پیغام کیا ہے اور ہم کیا کرتے ہیں! اللہ نے یہ کہا کہ تم برائی کا بدلہ احسان ونیکی سے دو مگر ہم یہ کہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ جیسے کو تیسا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں،اس لئے میرے بھائیواور بہنو! اچھے اخلاق وکردار کو اپناؤاور برے اخلاق وکردار سے دور رہو کیونکہ اچھا اخلاق تو رب کو پسند ہے مگر بداخلاقی وبد کرداری رب کو بالکل بھی پسند نہیں ہے بلکہ رب العزت کو تو بدکردار وبداخلاق لوگوں سے سخت نفرت ہے جیساکہ حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ وَيُحِبُّ مَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ وَ يُبْغِضُ سَفْسَافَهَا "بے شک اللہ تعالی رحیم وکریم ہے،مہربانی اور بلند اخلاق کو پسند کرتاہے اور برے اخلاق وکردار سے نفرت کرتاہے۔(الصحیحۃ:1378، صحیح الجامع للألبانی:1801)اورایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایاکہ " إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَأَشْرَافَهَا وَيَكْرَهُ سَفَاسِفَهَا "بے شک اللہ تعالی ہراچھےاچھے کاموں کو پسند کرتاہے اور رذیل وگھٹیا کاموں کو ناپسند کرتاہے۔(الصحیحۃ:1627)اس لئے میرے دوستو! ہراچھے اخلاق وکردار کو اپناؤاورہربرے اخلاق وکردار سے اپنے آپ کو دور رکھو،اگر اچھے اخلاق وکردار کو اپناؤگے توجہاں ایک طرف تم محبوب خدا بن جاؤگے،وہیں دوسری طرف تمہیں بروز قیامت اپنے نبی ﷺ کی محبت وصحبت بھی ملے گی جیساکہ سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا "بے شک تم میں سے مجھے سب زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ ہیں جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں" وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ "اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ نفرت والے اور قیامت کے دن مجھ سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو ہر وقت بک بک کرتے رہتے ہیں اور بدزبانی کرتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں۔(الصحیحۃ:791،ترمذی:2018)اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اس بداخلاقی وبدکرداری سے ہمیشہ دور رہو ورنہ تمہارے سارے اعمال حسنہ بھی ضائع وبرباد ہوجائیں گے جیساکہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ " إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ

الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ " بے شک بداخلاقی وبد کرداری نیک اعمال کو ایسے ہی ضائع وبرباد کردیتی ہے جس طرح سرکہ شہد میں بگاڑ پیدا کردیتا ہے۔(الصحیحۃ:906) بداخلاقی وبد کرداری کی انہیں خرابیوں کی وجہ سے ہی آپ ﷺ ہمیشہ برے اخلاق سے اللہ کی پناہ پکڑا کرتے تھے جیسا کہ سیدنا قُطبہ بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ " اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الأَخْلَاقِ وَالأَعْمَالِ وَالأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ " اے اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات اور ہر چھوٹی بڑی بیماریوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔(ترمذی:3591، صحیح الجامع للألبانیؒ:1298) یہ تو برے اخلاق وکردار سے اللہ کی پناہ پکڑنے کی دعا ہے، اب ذرا اچھے اخلاق کی وہ دعا بھی سن لیں جو آپ ﷺ مانگا کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اخلاق حسنہ کے لئے اپنے رب سے یہ دعا مانگا کرتے تھے " اللَّهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي " اے اللہ تو نے میری شکل وصورت بہت اچھی بنائی ہے پس اب تو میرے اخلاق وکردار کو بھی بہت اچھا کردے۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:1307، طبرانی:404) یہ دعا تو اللہ رب العزت سے اچھے اخلاق وکردار مانگنے کی ہے مگر لوگ یہ سمجھتے ہیں یہ آئینہ دیکھنے کی دعا ہے مگر یہ دعا آئینہ دیکھنے کی نہیں ہے، اس بارے میں جو روایت آئی ہے وہ سخت ضعیف ہے، علامہ البانیؒ نے کہا کہ " هذا إسناد ضعيف جدا " اس کی سند بہت سخت ضعیف ہے۔(ارواء الغلیل:74)

4۔رب کو ایک جگہ پسند اور ایک جگہ ناپسند ہے:

میرے دوستو! اب آیئے میں آپ کو ایک ایسی حدیث سنانے والا ہوں جس کے اندر اس بات کا تذکرہ ہے کہ اللہ رب العزت کو ایک جگہ پسند اور ایک جگہ ناپسند ہے، مجھے بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ زیادہ تر لوگ اسی جگہ کو پسند کرتے ہیں جو رب کو ناپسند ہے اور جو رب کو پسند ہے اس جگہ آنے سے جی چراتے ہیں! اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسی کون سی جگہ ہے جو رب کو تو پسند ہے مگر مسلمانوں کو پسند نہیں اور جو مسلمانوں کو پسند ہے وہ رب کو پسند نہیں تو سن لیجئے حدیث، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدالاولین والآخرین جناب محمد عربی ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ " أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا " اللہ کے نزدیک روئے زمین پر سب سے محبوب جگہ مساجد ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض جگہ یہ بازار ہیں۔(مسلم:671) جی ہاں میرے دوستوں! آپ نے بالکل ہی صحیح سنا کہ اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے محبوب جگہ یہ مسجدیں ہیں مگر افسوس صد افسوس آج مسلمانوں کی حالت اور عادت یہ ہے کہ جب انہیں کوئی غم و ٹینشن ہوتا ہے یا پھر کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ سیدھا بازار کا رخ کرتا ہے اور اپنے غم وپریشانی کو ہلکا کرنے کے لئے جگہ جگہ کا چکر لگاتا ہے مگر خدا کے گھر میں آنا مناسب نہیں سمجھتا ہے، بازار میں روپے پیسے خرچ کرکے قلبی سکون حاصل کرنا چاہتا ہے مگر مسجد میں جہاں اس کا ایک روپیہ بھی خرچ نہ ہوگا اسے وہاں سکون نظر نہیں

آتا ہے،اے لوگوں سن لو! غم وپریشانی کے وقت میں بازار میں جانے سے تمہیں سکون کبھی نہیں ملے گا کیونکہ وہ جگہ رب کی نظر میں بہت ہی بری جگہ ہے،اگر تمہیں دلوں کا سکون واطمینان چاہئے تو پھر مسجدوں کا رخ کیا کرو کیونکہ یہ مسجدیں رب کی سب سے محبوب جگہیں ہیں،جہاں رب کی رحمتیں وبرکتیں نازل ہوتی ہیں،جہاں فرشتوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے،جہاں آنے والا رب کا مہمان ہوتا ہے،ذرا سوچئے کہ جس مہمان کا میزبان رب ہو کیا اس کی پریشانی ختم نہیں ہوگی،ضرور بالضرور ہوگی اس لئے جب کبھی بھی پریشانی آئے تو سیدھے مسجدوں میں آجاؤ،بیٹھو،ذکرواذکار کرو،تلاوت قرآن کرو،دعائیں کرو،نمازیں پڑھو تمہیں دلی سکون واطمینان حاصل ہوگا اور تمہاری ہر پریشانی ضرور بالضرور دور ہوجائے گی،کیا آپ نے اپنے نبی ﷺ کا یہ عمل نہیں سنا کہ جب کبھی بھی آپ ﷺ کو کوئی پریشانی آتی تو سیدھا نماز کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے جیسا کہ سیدنا حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ" كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى "نبی ﷺ کو جب کوئی غم لاحق ہوتا تو نماز پڑھنے لگتے تھے۔(ابوداؤد:1319 وقال الألبانیؒ اسنادہ حسن) یہ ہے ہمارے نبی ﷺ کا طرز عمل اور ایک ہم اور آپ ہیں کہ ہمیں کوئی غم لاحق ہوتا ہے تو بازاروں کا رخ کرتے ہیں۔بھلا آپ ہی بتلایئے کہ جو انسان رب کی ناپسندیدہ جگہوں پر جائے گا تو کیا اس کی پریشانی ختم ہوگی؟جی نہیں!ہرگز نہیں!بلکہ ایسی جگہوں پر جانے سے پریشانی مزید اور بڑھے گی،تو اگر آپ اپنی پریشانیوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو پھر اللہ کی محبوب جگہ مسجد کا رخ کیا کریں،آج میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ جب کوئی انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے جسم اوراس کے اعضاء وجوارح سے خوشی کے ہارمونس پیدا ہوتے ہیں۔اللہ اکبر کبیرا۔آج سائنس کی یہ تحقیق اور ریسرچ ہے جب کہ اسی چیز کی تعلیم تو اللہ کے حبیب جناب محمد عربی ﷺ نے برسوں پہلے دی تھی کہ جب بھی زندگی میں کوئی غم وپریشانی آئے تو نماز پڑھنا شروع کردو،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو!اگر تمہیں اپنے غم والم،دکھ وتکلیف سے نجات چاہئے تو پھر خدا کے گھروں کا رخ کیا کرو اور نمازوں کا اہتمام کیا کرو۔

میرے دوستو!ابھی آپ نے یہ حدیث سنی کہ یہ مسجدیں اللہ کی سب سے محبوب جگہیں ہوتی ہیں اس لئے یہاں پر بڑے ادب واحترام سے آیا کرو،اور یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھ لو کہ یہاں پر آنے والا ہر انسان رب کا مہمان ہوتا ہے اس لئے یہاں آکر رب کے کسی مہمان کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنو،ورنہ ہلاک وبرباد ہوجاؤگے،بہت افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم مسلمانوں کی نظر میں اس خدا کی محبوب جگہ کی کوئی عزت واحترام نہیں ہے،دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ مسجد میں بیٹھ کر غیبت وچغلخوری کرتے رہتے ہیں،آج لوگوں نے مسجدوں کو سیاست کا اڈہ سمجھ لیا ہے،ہر کوئی مسجد میں آکر شرارت کرنا اپنا حق سمجھتا ہے،دیکھا اور سنا یہ گیا ہے کہ اکثر رمضان جیسے عظیم مہینے کے اندر بھی کئی مسجدوں میں لوگ ہاتھا پائی اور گالی گلوچ کرنے سے بھی باز نہیں آتے ہیں،میں بذات خود اور آپ لوگ بھی ایسے دو یا تین مساجد کو ضرور جانتے ہوں گے جہاں

مسلمانوں نے مسجدوں میں اتنی شدت سے ہاتھا پائی، لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ کیئے کہ پولس تک بات گئی اور پھر پولس کو مسجد میں گھس کر اس معاملے کو نپٹانا پڑا، اللہ اکبر کبیرا۔ کتنی شرم وعار کی بات ہے اور چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان اور اہل حق کہنے والے لوگوں کی مسجدیں بھی اب سیاست بازی اور ان جیسی بری بری حرکات وسکنات سے پاک نہیں ہے، بلکہ آج کل دیکھا یہ جارہا ہے کہ ہم اہل حدیث لوگوں کی مساجد ہی میں سب سے زیادہ فتنے وفساد ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ کی پناہ! ایک مرتبہ تو میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک انسان جو خود بے نمازی ہے ایک بچے کی شرارت پر بعد نماز جمعہ مسجد ہی میں اس بچے کو ماں بہن کی بے تکی گالی دینے لگا۔ نعوذ باللہ ۔آپ کیا سمجھتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو رب العزت ایسے ہی چھوڑ دے گا؟ ہر گز نہیں! دیکھا اور سنا یہ گیا ہے کہ لوگ مسجد کے امام ومؤذن کو بلاوجہ میں بہت تکلیف دیتے ہیں، جن کو سورہ فاتحہ بھی یاد نہیں ہوتا ہے وہ بھی دو چار امام کو سنا کر چلا جاتا ہے، جس کو نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں آتا ہے وہ کہتا پھرتا ہے کہ اس مسجد کے امام صاحب کو نماز ہی پڑھانی نہیں آتی ہے ،جو مسجد میں کبھی کبھی آتا ہے یا پھر رمضان ٹو رمضان آتا ہے وہ بھی امام صاحب کے کچھ سیکنڈ یا پھر کچھ منٹ لیٹ آنے پر واویلا مچانا شروع کر دیتا ہے بلکہ کچھ لوگ تو ایسے بھی پائے گئے ہیں کہ ان کو اپنی گھر کی فکر نہیں ہے، ان کو اپنی بیوی وبیٹی کی فکر نہیں ہے کہ ان کی بیوی وبیٹی کہاں جارہی ہے اور کہاں سے آرہی ہے مگر امام صاحب پر بڑی کڑی نظر رکھتے ہیں کہ وہ کیا کررہے ہیں اور کس کس سے ملاقات کررہے ہیں، ہمارے ملک عزیز کے اندر کچھ ایسی مسجدیں ہیں جہاں کے لوگ اتنے زیادہ شریف ہیں کہ وہاں امام ایک دو مہینے یا پھر چھ مہینے سے زیادہ ٹک نہیں پاتے ہیں، اور تو اور ہے کچھ ایسی مسجدیں بھی ہیں جہاں کے لوگ اپنی کمینگی میں اتنے مشہور ہیں کہ وہاں کی مسجد ہمیشہ امام سے خالی رہتی ہے، تو جو لوگ بھی اس طرح کی اوچھی اور بیچ حرکتیں کرتے ہیں تو ایسے لوگ یہ سن لیں اور جان لیں کہ جب یہ مسجد رب کی سب سے محبوب جگہ ہے اور یہاں پر آنے والا ہر انسان رب کا مہمان ہے تو جو انسان بھی رب کے مہمانوں کو تکلیف دے گا اور رب کی محبوب جگہوں پر شرارت کرے گا تو اللہ رب العزت اسے چھوڑے گا نہیں بلکہ ایسے لوگوں کو رب العزت دنیا وآخرت میں ضرور بالضرور ذلیل ورسوا کرکے سخت سے سخت عذاب سے دوچار کرے گا، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو رہا ہو تو آیئے میں آپ کو ایک سچا واقعہ سنا دیتا ہوں تاکہ آپ کو میری باتوں پر کامل یقین ہو جائے، ہمارے ایک جماعتی بھائی نے یہ کہا کہ مولانا میری بہن کے سسر صاحب ایک مسجد کے متولی تھے اور ان کی عادت یہ تھی کہ وہ مسجد ہی میں بلاوجہ میں یا پھر کسی وجہ سے مصلیوں کو گالیاں دیا کرتے تھے، پھر کیا ہوا؟ ذرا دل تھام کر سنئے اور اپنی اصلاح کر لیجئے، انہوں نے کہا کہ ان کے اوپر فالج کا ایسا اٹیک ہوا کہ وہ بستر مرگ ومرض پر کم وبیش دس سال تک اس حالت میں پڑے تھے کہ زبان سے ایک لفظ نہ بول پاتے تھے۔ یہ ہوتا ہے رب کے محبوب جگہوں پر شرارت کرنے کا انجام! اور ایک سچا واقعہ سنئے صوبہ اڑیسہ کے اندر ایک شخص نے

ایک امام صاحب کے اوپر ہاتھ اٹھایا تھا! اللہ کا انتقام دیکھئے کہ ایک یا دو سال کے اندر ہی وہ انسان مر گیا،اس کے بچے یتیم اور اس کی بیوی بیوہ ہو گئی، زمین و جائداد سب بک گئے غرضیکہ اس کا پورا گھرانہ تباہ و برباد ہو گیا، یہ ہوتا ہے رب کی محبوب جگہوں سے جڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ شرارت کرنے کا انجام! اس لئے میرے بھائیو! اللہ کے گھر کا ہمیشہ پاس ولحاظ رکھا کرو اور کبھی بھی اللہ کے گھر میں اونچی آواز سے باتیں نہ کیا کرو، دیکھا یہ جاتا ہے کہ جس کی گھر میں نہیں چلتی، جس کی بیوی اور اولاد بات نہیں مانتی وہ انسان مسجد میں آکر چیختا اور چلاتا اور لوگوں پر حکم چلانے کی کوشش کرتا رہتا ہے، آپ مسکرائیے مت! یہ حقیقت ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں کہ جو انسان مسجد میں لوگوں کو تکلیف دے رہا ہے تو سمجھ جائیے کہ وہ انسان اپنی بیوی بچوں سے بہت پریشان ہے، اس لئے وہ یہاں پر آکر اپنے دل کا بھڑاس نکال لیتا ہے، مگر ایسے لوگ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ یہ کوئی مے خانہ نہیں ہے کہ یہاں پر جس کی مرضی میں جو آئے وہ کرے، یہ تو خدا کی سب سے محبوب جگہ ہے، یہاں دن رات اللہ کی عبادتیں کی جاتی ہیں، یہاں پر ہر آن اور ہر لمحہ فرشتوں کی حاضری ہوتی رہتی ہے غرضیکہ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر ہر وقت اور ہر آن و ہر لمحہ نور برستا رہتا ہے، اب ذرا سوچئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ وہ جگہ جو رب العزت کی نگاہ میں محبوب ہے اب اگر کوئی اس جگہ پر شرارت کرے گا تو کیا وہ اللہ کی سزا اور اللہ کی پکڑ سے بچ سکے گا؟ ہر گز نہیں! جو اللہ کی پسندیدہ جگہوں پر شرارت کرتے تو اللہ اسے ہر گز ہر گز چھوڑے گا نہیں بلکہ اسے اس دنیا میں ہی سزا سے دو چار کرے گا، اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہم اور آپ اپنے اپنے مساجد کا ادب واحترام کیا کریں کیونکہ یہ خدا کی محبوب جگہ ہے، اس جگہ کے مصلیان، امام و مؤذن، یہاں کے خدمت گذار سب کے سب اس بات کے حقدار ہیں کہ ان کا ہر طرح سے پاس ولحاظ اور خیال رکھا جائے، اور یاد رکھ لیں! جو خدا کی محبوب جگہ اور اس کے لواحقین کا پاس ولحاظ اور خیال رکھے گا خدا خود اس کا اور اس کے گھر والوں کا محافظ و نگراں ہو گا۔

5۔رب کو چھینک پسند اور جمائی ناپسند ہے:

میرے بھائیو اور بہنو! جن چیزوں کو اللہ رب العزت پسند کرتا ہے اس میں سے ایک چیز چھینک ہے اور جس چیز کو اللہ رب العزت ناپسند کرتا ہے اس میں سے ایک چیز جمائی ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ " بے شک کہ اللہ رب العزت کو چھینک پسند اور جمائی ناپسند ہے،" فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ " پس جب تم میں سے کوئی چھینکے تو وہ الحمد للہ ضرور کہے اور جو مسلمان بھی چھینکنے والے کو الحمد للہ کہتا سنے تو اس کے اوپر یہ واجب ہے کہ وہ اس کا جواب دے اور وہ یرحمک اللہ کہے،" وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ " اب رہا جمائی کا مسئلہ تو یہ جمائی رب کو اس لئے ناپسند ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے" فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ " جہاں تک ہو سکے تم جمائی کو روکو، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ کوئی

جمائی کے وقت " وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ " ھاھانہ کرے۔(ابوداؤد:5028،اسنادہ صحیح) کیونکہ " فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ " جب کوئی انسان جمائی کے وقت ھاھا کرتا ہے تو شیطان اس کی اس حرکت پر ہنستا ہے۔(بخاری:6223)اور ترمذی شریف کے اندر یہ فرمان نبوی ﷺ موجود ہے کہ " العُطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ "چھینک اللہ کی جانب سے اور جمائی شیطان کی جانب سے آتی ہے اس لئے " فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے،اور اگر کوئی انسان" وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ "جمائی کے وقت میں آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے۔(ترمذی:2746،اسنادہ صحیح) میرے دوستو!جمائی آنے پر شیطان صرف ہنستا ہی نہیں ہے بلکہ اس میں داخل بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا منہ بند رکھے،کیونکہ بلاشک وشبہ اس میں شیطان داخل ہو جاتا ہے۔(ابوداؤد:5026،اسنادہ صحیح)پتہ یہ چلا کہ جب کبھی بھی جمائی آئے تو ہر حال میں اس کو روکنی چاہئے،کبھی کبھار دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ دوران نماز بھی ہاہا کرتے رہتے ہیں اور شیطان کو ہنسنے کا موقع دیتے رہتے ہیں اس لئے میرے بھائیو اور بہنو!اگر دوران نماز کسی کو جمائی آئے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں تک ہوسکے وہ اپنی طاقت بھر اس کو روکے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ "اگر دوران نماز کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے وہ منہ بند رکھنے کی کوشش کرے۔(ابوداؤد:5027،اسنادہ صحیح)اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ جمائی کے وقت شیطان کیوں ہنستا ہے تو اس کا جواب بھی سن لیجئے،حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ صحیح بخاری حدیث نمبر6226کے تحت لکھتے ہیں کہ شیطان کے ہنسنے کی دو وجہیں ہیں،نمبر ایک"جماہی آنے سے چہرہ بگڑتا ہے اور انسان ہاہا کی آواز نکالتا ہے،شیطان اس صورت میں انسان کا مذاق اڑاتا ہے کہ کائنات کے چودھری کی شکل وصورت کیسی ہے اور یہ کس طرح حیوانات کی آواز نکال رہا ہے"،اور دوسری وجہ یہ ہے کہ "وہ یعنی کہ شیطان خوشی سے ہنستا ہے کیونکہ جماہی سستی اور کاہلی کی علامت ہے جو شیطان کو پسند ہے،اس لئے کہ کاہلی کی وجہ سے انسان بہت سی نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔(ھدایۃ القاری شرح صحیح بخاری،اردو حدیث نمبر:6226)سنا آپ نے کہ شیطان ہماری جمائی سے کتنا خوش وخرم ہوتا ہے اور ہمارا مذاق اڑاتا ہے اس لئے میرے بھائیو اور بہنو!ہم اور آپ ہر وقت جمائی کو حتی المقدور روکیں،اور اگر روک نہ سکیں تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ اچھی طرح سے رکھ لیں اور جانور کی طرح ہاہا کی آواز کسی بھی حال میں نہ نکالیں اور نہ ہی چٹکی بجائیں،سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ جمائی آنے پر اپنے منہ کے سامنے میں چٹکی بجاتے ہیں جب کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور میں تو یہ کہوں گا کہ یہ بھی ایک شیطانی حرکت ہی ہے کیونکہ سیٹی وغیرہ تو شیطان کو پسند ہے اور چٹکی بجانے سے سیٹی ہی کی طرح آواز بھی آتی ہے۔العیاذ باللہ۔

6۔رب العزت کو تین کام پسند اور تین کام ناپسند ہیں:

میرے دوستو! اب میں آپ کو ایک ایسی حدیث سنانے جارہاہوں جس کے اندر کچھ ایسی باتوں کا تذکرہ ہے جو رب کو بہت پسند ہیں مگر ہم وہ اپناتے نہیں ہیں اور کچھ ایسی باتیں ہیں جو رب کو بالکل بھی پسند نہیں ہیں مگر ہم اسے بڑے ہی ذوق وشوق سے اپناتے ہیں،آیئے سب سے پہلے وہ حدیث سنتے ہیں،سیدنا قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! " أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ " آپ مجھے یہ بتائیں کہ اللہ کے نزدیک محبوب اعمال کون سے ہیں ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " إِيمَانٌ بِاللَّهِ "اللہ پر ایمان لانا " پھر اس نے پوچھا کہ اس کے بعد اللہ کے نزدیک محبوب اعمال کیا ہیں ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ " صلہ رحمی کرنا،(اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" ثُمَّ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ "نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا یہ بھی اللہ کو بہت پسند ہے) پھر اس نے پوچھا کہ " أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ "اے اللہ کے نبی ﷺ اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ اللہ کے نزدیک قابل نفرت عمل کیا کیا ہیں ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ "اللہ کے ساتھ شرک کرنا،پھر اس نے پوچھا کہ اس کے بعد اللہ کے نزدیک قابل نفرت عمل کیا ہے؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " ثُمَّ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ " رشتے ناطے کو توڑنا،پھر اس نے یہ پوچھا کہ اس کے بعد اللہ کے نزدیک قابل نفرت حرکت کون سی ہے؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمَعْرُوفِ "برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔(مسند ابویعلی:6893، صحیح الجامع للألبانی:95، صحیح الترغیب والترھیب:2522) میرے دوستو! سنا آپ نے کہ اللہ کو کیا کیا پسند ہیں اور کیا ناپسند ہیں مگر آپ دیکھیں گے اکثر مسلمان آج کل جو اللہ کو پسند ہے وہ کام تو ہرگز نہیں کرتے ہیں مگر جو کام رب کو ناپسند ہے اور جس حرکت سے رب کو نفرت ہے،آج کا مسلمان اسی کام میں پیش پیش رہتا ہے،اب دیکھئے رب کو توحید پسند اور شرک ناپسند ہے تو آج کل کے مسلمانوں کو توحید سے نفرت اور شرک سے محبت ہے،رب کو صلہ رحمی پسند اور قطع رحمی ناپسند ہے تو آج کل کے مسلمانوں کو آپ دیکھیں گے کہ معمولی معمولی باتوں پر رشتے داروں سے قطع تعلق کرکے منہ پھیر لیتے ہیں اور پھر برسوں برسوں تک ایک دوسرے سے سلام وکلام بھی نہیں کرتے ہیں۔العیاذ باللہ۔اسی طرح سے آپ دیکھیں گے کہ لوگ ایک دوسرے کو نماز وروزہ اور دیگر نیکیوں اور اچھائیوں کی دعوت نہیں دیں گے مگر وہ ایک دوسرے کو گناہ اور حرام کاریوں اور حرام بازیوں کی طرف ضرور بلائیں گے،ایک دوست اپنے دوست کو حرام کاری اور دیگر گناہوں کے کاموں کی دعوت تو ضرور دے گا مگر وہی دوست اپنے دوست کو نیکیوں کی طرف بلانے میں شرم وعار محسوس کرتا ہے اور تو اور ہے آج کل سماج ومعاشرے میں ایک گناہ تو لوگ نیکی سمجھ کر انجام دیتے ہیں،آپ نے دیکھا

ہوگا کہ لوگ ہماری مسجدوں سے لوگوں کو دور رکھنے کی بہت کوشش کرتے رہتے ہیں ،اگر کوئی شخص شراب کی نشے میں دھت سڑکوں پر بے ہوش پڑا ہو تو اس کی ان کو ذرہ برابر بھی فکر نہ ہوگی مگر جیسے ہی کوئی بدعت کا راستہ چھوڑ کر سنت کے راستے پر آنے لگ جاتا ہے تو ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں،آپ نے سنا بھی ہوگا اور دیکھا بھی ہوگا کہ اگر کوئی ہماری اہل حدیث مساجد کا رخ کرنا شروع کردے تو لوگ ان کا جینا محال کردیتے ہیں، طرح طرح کی اذیتوں سے انہیں دوچار کرتے ہیں، پولس کی طرح ان کے گھروں پر چھاپا مارتے ہیں اور ان کو ڈرا دھمکا کر مسجد سے ہی دور کردیتے ہیں،ایک بھائی نے کہا کہ ایک شخص جو شراب ونشہ وغیرہ سے توبہ کرکے ہماری مسجد میں آنے لگا تھا مگر کچھ لوگوں نے اسے اپنے جیب سے دوچار سو روپئے نکال کردئے اور کہنے لگے کہ یہ لو پیسہ اور جاکر شراب پیو، اور اگر یہ کم ہے تو ہم تجھے اور دیں گے مگر وہابی کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے مت جاؤ۔اللہ کی پناہ۔دیکھا اور سنا آپ نے کہ لوگوں کو توحید وسنت سے کتنی بغض وعداوت ہے کہ کسی کا انہیں شرابی وکبابی بننا اور بنانا تو انہیں منظور ومحبوب ہے مگر کسی کا مؤحد ونیک بننا انہیں قطعی منظور نہیں ہے، بھلا اب آپ ہی مجھے بتائیں کہ جو کام رب کو ناپسند ہوں اگر مسلمان وہی کرنے لگے تو کیا مسلمان دین ودنیا میں کامیاب وکامران ہو سکتے ہیں؟ہرگز نہیں ! بلکہ انہیں سب حرکتوں کی وجہ سے ہی تو مسلمانوں کے اوپر خود ان کے ملک اور ان کی سرزمین پر ان کے عرصۂ حیات کو تنگ کیا جارہاہے مگر پھر بھی مسلمانوں اپنی بری حرکتوں سے باز نہیں آرہاہے،اے مسلمانوں ! سن لو !اب بھی وقت ہے، جاگو اور بیدار ہو جاؤ،اور اپنے آپ کو ہر اس کام اور ہر اس حرکت سے دور کرلو جو رب کو پسند نہیں ہے ورنہ تمہاری ہلاکت وبربادی بالکل ہی یقینی ہے۔

اب آخر میں اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں کہ اے بار الہ تو ہم سب کو ہمیشہ ان کاموں سے دور رکھ جو تجھے پسند نہیں ہے اور تو ہم سب کو ان تمام کاموں کو اپنانے کی توفیق عطا فرما جن جن کو تو پسند کرتا ہے۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابومعاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔ ضلع کرنول۔آندھراپردیش

9885294745 Sharibsalafi9885@gmail.com